تعلق وارانہ اور ہمہ جہت اسلامی ثقافتوں کی جگہ لیتی ہے۔ ایک ایسی کشیدگی ہے' جو شہری اور دیہی ثقافتوں کے درمیان کشمکش اور ان کے درمیان تصادم کے حقیقی خطرے کی مظہر ہے۔

بہت سی مسلم مملکتوں میں نوکر شاہی' فوج اور سیاسی جماعتیں استعماریت کے بعد کے دور کی نمائندہ ہیں اور وہ اپنی قانونی حیثیت کے لیے بنیاد پرستوں پر انحصار کرتی ہیں۔ اس کے بدلے میں ان کی پالیسیاں مذہب کی حفاظت کرتی ہیں۔ اس کا اندازہ اسلامائزیشن کے مختلف اقدامات سے ہوتا ہے۔ جیسے پاکستان اور دیگر مسلمان مملکتوں میں اقتصادی شعبے' قانونی نظام' ذرائع ابلاغ اور تعلیم وغیرہ میں اختیار کیے گئے ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ روایتی دانشور اور مسلم اقلیتیں ان اقدامات کی مخالفت کرتی ہیں۔ اس وجہ سے نہیں کہ حکومتیں اسلامائزیشن کے عمل میں کافی حد تک پیش رفت نہیں کرتیں' بلکہ اس وجہ سے کہ ان کے یہ اقدامات اسلامی اصولوں سے مطابقت نہیں رکھتے۔

اسلام کی مختلف قسموں بشمول بنیاد پرستی کا غیر واضح امیج مسلم شناخت کی ضرورت کو ناگزیر بناتا ہے۔ غیر واضح امیج سے اس پیچیدہ ماحول اور اقدامات کی بہت کم وضاحت ملتی ہے' جس کا زیادہ تر رخ ذاتی غلبے کی قانونی حیثیت کی جانب ہے۔ جب اس کی جگہ اسلام کی ہمہ جہت تخلیقی اور ڈھلنے کی اہلیت لے گی اور اس کی مختلف پوزیشنوں کے بارے میں سوالات کیے جا سکیں گے' تو تب ہی ثقافتوں' مذہبوں اور سب سے بڑھ کر مساوی قوتوں کے درمیان مکالمہ ہو سکے گا۔

(جمال ملک)

☆☆☆☆

اسلام اور عیسائیت آمنے سامنے(۵)

"افغانستان میں طالبان کے ایک وسیع علاقے پر قبضے' حماس کی طرف سے فلسطینی اسرائیلی امن معاہدے کو مجروح کرنے کی مسلسل دھمکیاں' سعودی عرب میں امریکی فوج کے خلاف بموں سے حملے' مصر اور سوڈان میں مسلمان انتہا پسندوں کی طرف سے عیسائیوں پر حملے' الجزائر میں ٹراپسٹ راہبوں پر ظالمانہ قاتلانہ حملے' نائجیریا سے انڈونیشیا تک مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان فرقہ وارنہ فسادات'وہ واقعات ہیں' جن کا تعلق اسلام سے ہے۔ جن پر بڑی بڑی سرخیاں لگتی ہیں اور جو گہری تشویش کا سبب بنتے ہیں"۔ اس ابتدائیہ کے ساتھ اسپازیٹو نے اسلام کے حوالے سے جن موضوعات پر بات کی ہے' ان میں مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان تنازعے اور غلط فہمی کی تاریخ ہے۔ اسلامی اور ریاست میں غیر مسلموں کی صورت حال کا ذکر ہے۔ صلیبی جنگوں سے یورپی استعماریت کی تاریخ پر نظر ڈالی ہے۔ مغربی قوم پرستی اور اسلامی احیا کا جائزہ لیا ہے کہ آیا اسلام مغرب کے لیے ایک چیلنج ہے یا خطرہ؟ اور

مغرب میں اسلام پر نظر ڈالنے کے بعد تمام صورت حال کا جو تجزیہ پیش کیا ہے' اس کا خلاصہ کچھ یوں ہے'

مسلم تاریخ میں یہ سب سے زیادہ متحرک اور رواں صورت حال ہے۔ مسلم دنیا میں مختلف آوازیں صحائفی نقد و نظر اور تفسیر' جدیدیت' جمہوریت' خواتین کے حقوق اور خاندانی اقدار جیسے موضوعات کو اپنی گرفت میں لینے کی کوشش کر رہی ہیں۔ ٹھوس تبدیلی کے حق میں آوازیں اقلیت میں اور آپس میں تقسیم ہیں۔ جیسے کہ ۱۹ ویں صدی کے اواخر اور ۲۰ صدی کے آغاز میں جدیدیت' اجتماعیت' بائیبل پر تنقید اور اختلاف رائے کے سوال پر رومن کیتھولک کی صورت حال تھی۔ اگرچہ تکفیر' زباں بندی' جلاوطنی' ممنوعہ کتابوں کی فہرستیں' "دوسروں" کو باسانی دوزخ میں بھیجنے اور مذہبی اداروں اور عوام کے درمیان کشمکش کا زیادہ تر دور گزر چکا ہے' لیکن پوری طرح ابھی یہ ماضی کا حصہ نہیں بن پایا۔ مسلمانوں کو کچھ ایسے ہی مسائل کا ان دنوں سامنا ہے۔ بہت سے مسلمان معاشروں میں جہاں سیاسی امور میں شرکت اور آزادی اظہار پر پابندی ہے اور استبدادیت' سر قبیلی نظام حکومت اور تشدد عام ہے' تنازعہ شدید ہے۔

اس دور کے مسلمانوں کے لیے بنیادی سوال یا موضوع' جو مسلم عیسائی تعلقات کو بھی متاثر کرتا ہے' اسلامی احیا یا اصلاحات کی سمت کا ہے۔ کیا یہ محض قدیمی قانون کی بحالی یا اصلاحات کے عمل کا ایک حصہ ہے؟ اسلامی قانون کی ترتیب نو' جس میں قابل تعبیر اور ناقابل تعبیر اور الہامی اور انسانی تغیر کی پیداوار کے درمیان تفریق ہے' اہل ایمان کے لیے ہر جگہ ایک معروف سوال ہے۔

عصر حاضر کے اسلام کا ہمارے سامنے چیلنج یہ ہے کہ ہم مسلم تجربے کی زرخیزی اور تنوع سے پوری طرح آگاہ ہوں اور اسے سمجھتے ہوں۔ بالخصوص عیسائیت اور یہودیت کے سامنے اپنے ذہنوں میں اسلام کو تازہ کرنے یا اس سے آگاہی حاصل کرنے اور مسلمان بھائیوں اور بہنوں کو ابراہیم کے بچوں کے طور پر تسلیم کرنے کا چیلنج ہے۔ مسلم حکومتوں کے لیے چیلنج یہ ہے کہ وہ سیاسی آزادی اور وسیع تر عوامی شراکت' اپوزیشن تحریکوں (بشمول اسلامی تنظیموں اور جماعتوں) کو برداشت کرنے اور قابل عمل جمہوری اداروں کی تشکیل کے مطالبات کو تسلیم کریں۔

اسی کے ساتھ نئی اسلامی حکومتوں اور تحریکوں کو اس بات کا چیلنج درپیش ہے کہ وہ دوسروں کے حقوق کا نہ صرف الفاظ بلکہ عمل سے اعتراف کریں اور یہ کہ وہ تعدد اور انسانی حقوق کو صرف اس وقت ہی اہمیت نہ دیں' جب مسلمان اقتدار کے حصول کی کوششیں کریں یا جب وہ اقتدار میں ہوں۔ خود احتسابی اور مذہبی انتہا پسندی' عدم رواداری اور استبدادیت کی مذمت ہی وہ ذرائع ہیں' جن کے ذریعے اسلامی دعوے قابل اعتبار قرار پاتے ہیں۔